رئیس درالافتاء والقضاء مفتی گل حسن صاحب عفا عنہ

السلام علیکم

کیا فرماتے ھیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں

استفتاء: ہمیں ایک کنال زمین مسجد اور مدرسہ کیلئے ملی ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ تہہ خانے کو مدرسہ بنایا جائے جبکہ اوپر کی منزل کو مسجد بنایا جائے ہم نے یہ سوچا ہے کہ تہہ خانے کی فی الحال مسجد کی نیت نہ کریں جب کبھی اس کی ضرورت محسوس کی تو اس وقت اسکی مسجد کی نیت کر لی جائے اسکے متعلق شرعی حکم کیا ہوگا۔؟

المستفتی حافظ دلاور کوہاٹی

بسم اللہ والحمد للہ الصلوۃ والسلام علیٰ رسول اللہ

اقول: اس باب میں تتبع وتفحص بالع روایات فقہیہ کے ہیں وہ معرض ہے۔

(۱) ماخوذ اس مسئلہ کا بیت المقدس کے سرادیب ہیں جن پر خیر القرون میں کسی نے نکیر نہیں کیا اس سے سمجھا گیا کہ مصالح مسجد کیلئے دوسرا درجہ جو بناء میں مسجد کے تابع ہو مشروع ہے۔

(۲) یہ حکم تعبدی نہیں بلکہ اشراک علت تبعیت قیاساً متعدی ہوسکتا ہے۔

(۳) اگر مصالح ویسے ہی ہوں جو سرادیب مذکورہ سے متعلق ہوں اور تبعیت کی وہی ہیئت جو ان سرادیپ میں ہے تو قیاس یہی ہے اور اگر مصالح دوسری قسم کے ہوں جیسے وقف بلا استقلال للمسجد یا ہیئت دوسری طور کی ہو جیسے مسجد کا علو پر ہونا، اس کا الحاق خفی ہے۔ شامی میں کتاب الوقف میں اسعاف سے ایک عبارت نقل کی ہے۔

واذا كان السراديب او لعلولمصالح المسجد او كان وقفا عليه صار مسجد .شر نبلا ليه.

اس میں،، او کان وقفاً علیہ کا عطف کان لمصالحالمسجد ،، پر ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ استقلال للمسجد کا حکم بھی یہی ہے خواہ اس کا نام مصالح مسجد رکھا جائے خواہ فی حکم مصالح المسجد رکھا جائے، بہر حال حکم مشترک ہے۔

اور کے علاوہ ہدایہ میں ہے۔

وروى الحسن عنه اى عن ابى حنيفة انه اذا جعل السعد مسجداً او على مسكن فهو مسجد وعن محمد عكس هذا اى جعل العلو مسجداً يصح ١٢، و عن ابى يوسف انه جو ز فى الو جهين عن محمد انى حين دخل

.... جاری ھے

الذی اضاز ذلک کله لما قلنا (من الضرورة)۱۵)مخصاً۔

اس سے ظاہر ہے کہ یہ سب ہئیتیں تبعیت کی مقیس علیہ کے ساتھ ملحق ہیں۔

(۴) یہ الحاق بالقیاس بضرورت ہے چنانچہ ہدایہ کی مذکورہ عبارت میں ضرورت کا بناء الحاق ہونا مصرح ہے۔

(۵) اس دوسرے درجہ کی بناء مشروط ہے اس کے ساتھ کی مسجد کے ایسا کوئی تصرف جائز نہیں۔

(۶) فقہاء نے جو مسجد کو عنان سماء تحت الثری تک مسجد کیا ہے درجہ فوقانی یا تحتانی کے بنانے کی نیت نہ ہو۔

(۷) و نبهت علیه لعقلة کثیر من الناس عنه حتی المنسوبین الی العلم .

ان سب احکام میں فناء مسجد بھی یعنی متعلقہ مسجد ہی حکم میں ہے۔

فی البحر الوائق فی المجتبی لا یجوا لقیم المسجد ان یبنی حوا نیت حد المسجد او فنائه ص ۲۶۹

فقہی نظائر سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ صورت جائز ہے ایسی صورت میں یہ نچلی منزل ،، مسجد ،، نہیں بلکہ ایک ایسی عمارت کے درجہ میں جسے مصالح مسجد کیلئے وقف کردیا گیا ہے اور بالائی چھت سے مسجد کا شمار ہوگا۔

جسے کے علامہ علاء الدین حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ان جعل تحته سراباً لمصالحه ای المسجد جاز کمسجد القدس ،،(الدرالختار ۲/ ۵۷۲)

اگر اس شرط کے ساتھ یہ حکم ہوگا جب مسجد کی تعمیر سے پہلے ہی اس کی نیت کرلی ہو۔ اگر شروع میں کسی زمین پر مسجد کی تعمیر کرلی گئی ہو اور بعد میں اس کو مدرسہ کا سوچا تو جائز نہیں ہوگا۔

اگر بنیاد رکھنے سے پہلے ہی یہ نیت تھی کہ نیچے کے حصے کو مدرسہ اور اوپر کا حصہ مسجد کا ہوگا تو اسکی گنجائش ہوتی ہے۔ لیکن اگر بنیاد نہ رکھی ہو اور ایک جگہ کی نشاندہی کردی ہو کہ یہ زمین کا ٹکڑا مسجد کا ہے اور ایک آدمی اس جگہ پر اذان دے اور ۱۲ افراد اس جگہ پر نماز پڑھے لے تو اس یہ جگہ صرف مسجد کے حکم آتی ہے اور اب اس میں کسی بھی قسم کی ردبدل جائز نہیں ہوتا۔ چاہے وہ تبدیلی انتہائی معمولی درجہ کی ہی کیوں نہ ہو۔

صورت مسئلہ میں اگر اب تک صرف زمیں ہی ملی ہے اور اذان اور نماز کی نوبت نہیں آئی ہے تو اس صورت میں یہ گنجائش ضرور ہے کہ تہہ خانے کو مدرسہ جبکہ اوپر والے حصہ کو مسجد شمار کیا جائے۔

جیسا کہ شامی میں آیا ہے۔

لمافی الدالمختار واذا جعل تحته سر دابا لمصالحه ای المسجد جاز کمسجد القدس (ای قوله)اما لو تمت المسجد یة ثم اراد البناء منع .

ردالمحتار کتاب الوقف ج ۴ ص :۳۵۷ .و فی الهندیة الوقف ج ۲ ص ۴۵۵ .ولو کان السرداب

.... جاری ھے

لمصالح المسجد جاز کما فی بیت المقدس .(کذا فی الھدیة)

اور ایک بات جو کہ آپ حضرات کو مشقت میں ڈال دے گی وہ مسجد اور مدرسہ کے تعمیر کے اخراجات کو لوگوں کے سامنے بہت واضح کرنے ہونگے۔ کیونکہ مسجد کی رقم مدرسہ میں اور مدرسہ کی رقم مسجد میں لگانا جائز نہیں ہے۔ حتی کہ گیس۔ بجلی۔ پانی ان کے میٹر سب کا نظام شروع دن سے الگ اور ممتاز کرنے ہونگے۔ اندازے کی بنیاد پر کوئی بھی کام نہ کیا جائے۔

اور لوگوں کے پیسے براہ راست مسجد یا مدرسہ پر نہ لگائے۔ بلکہ ان سے اجازت لے کر اور پھر کسی اور سے قرض لے کر وہ رقم مسجد یا مدرسے پر لگائی جائے تو مناسب ہوگا۔ اور پھر جس سے قرض لیا تھا اس کو یہ رقم دے دی جائے۔

اور جتنا ہم آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ خیر یں کم اور شر زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور عمومی طور پر لوگوں میں مسجد کا احترام کا مادہ بھی کم ہوتا جا رہا ہے اس میں یہ صورت ہی بہتر ہے۔ کہ مسجد میں مدرسہ کا نظام نہ ہو۔ کیونکہ مسجد تو ہر حال میں مسجد ہی ہے۔ اس کے ادب سے کوئی بھی مستغنی نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی اپنے غائب سے مدد فرمائے اور کسی کا محتاج نہ کرے۔ تا کہ مسجد اور مدرسہ میں کسی قسم کا مشکوک مال نہ لگ سکے۔ فقط والسلام .+

//

اللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد حاشر

۱۴۴۳/۰۳/۲۵ھ

مطابق **25/10/2021**